بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، وَبَعْدُ:

046: القواعد الحسان - تیسواں قاعدہ

تیسواں قاعدہ: اللہ تعالی کے اسماء الحسنیٰ پر ایمان کے تین ارکان ہیں: اللہ تعالی کے نام پر ایمان، اور اس نام کا جو معنی ہے جو اس کی دلالت کرتا ہے اس پر ایمان، اور اُن آثار پر بھی ایمان ہے جو اس معنی سے تعلق رکھتے ہیں۔

"القواعد الحسان المتعلّقة بتفسير القرآن لفضيلة الشيخ الامام عبد الرحمٰن بن ناصر السعدى رحمه الله"، تعلیق فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ۔

اور آج کی نشست میں ہم تیسویں قاعدے پر پہنچے ہیں: "القاعدة الثلاثون" (قاعدہ نمبر تیس): شیخ عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أركان الإيمان بالأسماء الحسنى ثلاثة"

(اللہ تعالی کے اسماء الحسنیٰ پر ایمان کے تین ارکان ہیں)

1-"إيماننا بالاسم" (اللہ تعالی کے نام پر ایمان)

2-"وبما دل عليه من المعنى" (اور اس نام کا جو معنی ہے جو اس کی دلالت کرتا ہے اس پر ایمان)

3-"وبما تعلق به من الآثار" (اور اُن آثار پر بھی ایمان ہے جو اس معنی سے تعلق رکھتے ہیں)

شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ):

"وهذه القاعدة العظيمة خاصة بأسماء الربّ" (یہ جو عظیم قاعدہ ہے اللہ تعالی کے اسماء کے لیے خاص ہے) "وفي القرآن من الأسماء الحسنى ما ينيف عن ثمانين اسماً" (قرآن مجید میں رقریباً اسّی (80) کے قریب یا اُس سے زیادہ اللہ تعالی کے نام ہیں) "كرّرت في آيات متعددة" (جن کو بار بار بیان کیا گیا ہے تکرار کی گئی ہے بہت ساری متعدد آیات میں) "بحسب ما يناسب المقام" (مقام کی مناسبت سے) "كما تقدم بعض الإشارة إلى المناسبة بها" (جیسا کہ بعض کا ذکر کیا گیا ہے پہلے اشارہ کیا گیا ہے اس کی مناسبت کی طرف)۔

"وهذه القاعدة تنفعك في كل اسم من أسمائه الحسنى المتعلقة بالخلق، والأمر، والثواب، والعقاب" (یہ جو قاعدہ ہے یہ آپ کو نفع پہنچائے گا اے طالب علم! اللہ تعالی کے ہر اُس نام سے اسماء الحسنیٰ میں سے جس کا تعلق خلق سے ہے اُمر سے ہے ثواب یا عقاب اور سزا سے ہے) "فعليك أن تؤمن بأنه عليم وذو علم" (تو آپ پر واجب ہے کہ آپ ایمان رکھیں مثال کے طور پر یعنی اللہ تعالی کا نام علیم ہے "وذو علم" اور علم والا بھی ہے)۔ کیا فرق ہے دونوں میں؟

- "عليم": اسم ہے
- "وذو علم": صفت ہے۔

نام پر بھی ایمان ہے اور نام سے جڑی جو صفت ہے اُس پر بھی ایمان ہے۔

"عظیم محیط بکل شيء" (اللہ تعالیٰ عظیم ہے ہر چیز پر محیط ہے) "قدیر ذو قدرة وقوة عظیمة" (قدیر ہے اور قدرت والا ہے اور عظیم قوت والا ہے) "ویقدر علی کل شيء" (وہ ہر چیز پر قادر ہے) "ورحیم ذو رحمة عظیمة ورحمته وسعت کل شيء" (اور اللہ تعالیٰ رحیم ہے خوب رحم کرنے والا ہے اور عظیم رحمت والا ہے اور وسیع رحمت والا ہے جو ہر چیز پر وسعت کر چکی ہے) "والثلاثة متلازمة" (اور یہ تین چیزیں لازم اور ملزوم ہیں)"فالاسم دل علی الوصف" (نام دلالت کرتا ہے وصف پر (یعنی صفت پر)) "وذلك دل علی المتعلق" (اور جو وصف ہے وہ دلالت کرتا ہے متعلق پر)۔

"فمن نفی واحداً من هذه الأمور الثلاثة" (جو ان تینوں میں سے ایک کی نفی کرتا ہے) "فإنه لم یتم إیمانه بأسماء الربّ وصفاته" (تو ایسے شخص کا ایمان تمام نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات پر (ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کے جو اسماء وصفات ہیں اُن پر اس شخص کا ایمان ناقص ہے جو ایسے کرتا ہے)) "الذي هو أصل التوحید" (جو توحید کی اصل ہے)۔

"ولنکتف بهذا الأنموذج لیعرف أن الأسماء کلها علی هذا النمط" (ہم اس مثال سے اکتفاء کرتے ہیں تاکہ یہ جان لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سارے اسماء جو ہیں اسی طریقے سے ہیں)۔

تعلیق میں فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"خلاصة هذه القاعدة"(اس قاعدے کا خلاصہ جو ہے کیا ہے)"أن هذه الشروط الثلاثة" (یہ تین شرطیں بیان کی گئی ہیں (یا ارکان بھی کہا گیا ہے جیسے شیخ عبدالرحمٰن نے ارکان کہا ہے اور بعض علماء شروط بھی کہتے ہیں دونوں میں فرق نہیں ہے اس معاملے میں)) "فیما إذا کان الاسم متعدیاً" (یہ تب جب اسم متعدی ہو یا اسم کا تعلق مخلوق سے ہو)۔

اللہ تعالیٰ کے جو نام ہیں وہ دو قسم کے ہیں:

- ایک تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں صرف ذات کی حد تک ہیں مخلوق کی طرف متعدی نہیں ہوتا۔

الحیّ اللہ تعالیٰ کا نام ہے حیاۃ اللہ تعالیٰ کی زندگی جو ہے اللہ تعالیٰ حیّ ہے کیا اس کا مخلوق سے کوئی تعلق ہے ؟ اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے زندہ ہے "بذاته"۔

- "الخالق، الباریٔ، المصور، السمیع، العلیم": ان کا تعلق کس سے ہے؟ خالق کا مخلوقات سے ہے۔

"الخالق" اللہ تعالیٰ کا نام ہے، الخلق صفت ہے، اور جب پیدا کیا ہے مخلوق کو تو اس کی طرف یہ صفت متعدی ہو گئی ہے۔ بات سمجھ آئی؟ تو شیخ صاحب فرماتے ہیں: "أن هذه الشروط الثلاثة" (یہ تین شرطیں جو ہیں)"فیما إذا کان الاسم متعدیاً" (یہ تب ہیں اگر اسم متعدی ہو)۔

"مثل: السمیع، والعلیم، والخلاق" (جیسا کہ سمیع، علیم اور خلاق ہے)"وما أشبه ذلك" (اور ان جیسے دوسرے نام جو ہیں)۔

"أما إذا كان لازماً" (اگر اسم لازم ہو متعدی نہ ہو (متعدی یعنی مخلوق تک پہنچتا ہے لازم اللہ تعالیٰ کی ذات کی حد تک ہے بس))

"فإنه يؤمن بالاسم والصفة فقط" (تو نام اور صفت پر ایمان لانا لازمی ہوتا ہے)۔

"فمثلاً: الحي" (جیسا کہ حیّ اللہ تعالیٰ کا نام ہے) "تؤمن بهذا الاسم" (ہم اس نام پر لاتے ہیں (ایمان لانا اس نام پر)) "اسماً من أسماء الله" (کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے یہ نام الحیّ جو ہے)"وتؤمن بأنه ذو حياة" (اور یہ بھی ایمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے ذو حیاۃ ہے) "وهذه هي الصفة" (اور یہ صفت ہے زندگی کی حیاۃ کی)"لكن ليس لها أصل تتعلق به" (لیکن کوئی اصل نہیں ہے جس سے اس کا تعلق ہو) "لأن هذه الصفة اللازمة لا تتعدى موصوفها" (کیونکہ یہ صفت جو ہے لازمہ جو ہے یہ موصوف کے ساتھ متعدی نہیں ہوتی (یعنی اپنی صفت کی حد تک ذات کی حد تک رہتی ہے آگے نہیں پہنچتی))۔

"والذي أنكر دلالة الاسم على الصفة هم المعتزلة": اصل یہ قاعدہ کیوں ہے؟ (اور جنہوں نے انکار کیا ہے اسم کی صفت پر دلالت کا (نام کی صفت پر دلالت کا) وہ معتزلہ ہیں معتزلہ نے انکار کیا ہے))۔

"قالوا": معتزلہ کا یہ عقیدہ ہے وہ یہ کہتے ہیں:

- "نؤمن بالاسم بدون أن يكون له صفة" (معتزلہ کہتے ہیں کہ ہمارا نام پر تو ایمان ہے لیکن صفت پر کوئی ایمان نہیں ہے (اللہ تعالیٰ کے نام ہیں اسماء ہیں لیکن یہ نام جو ہیں بغیر صفت کے ہیں))۔
- "فهو سميع بلا سمع، وبصير بلا بصر" (کہ اللہ تعالیٰ سمیع ہے لیکن بغیر سننے کے، بصیر ہے بغیر دیکھنے کے بغیر بصر کے (سبحان اللہ))۔
- "ويدعون أن الله سميع بذاته لا بصفة هي السمع عليم بذاته لا بصفة هي العلم" (اور وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سمیع تو ہے اپنی ذات سے صفت سے نہیں جو صفت السمع ہے، اللہ تعالیٰ علیم تو ہے اپنی ذات سے صفت سے نہیں جو علم کی صفت ہے)۔

یعنی صرف ذاتی طور پر مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علیم ہے صفت نہیں ہے کوئی کیونکہ صفت ہو گی تو صفت تو مخلوق میں ہے۔

مخلوق پہلے جاہل پیدا ہوتی ہے پھر اسے علم حاصل ہوتا ہے اس لیے صفت حادث ہے ذات میں بعد میں آتی ہے تو اُس انسان کو علیم کہا جاتا ہے یا عالم کہا جاتا ہے جب وہ اس صفت کو حاصل کر لیتا ہے، تو کیا خالق پھر ایسا ہو گا؟! اس لیے یہ شبہ تھا اس وجہ سے یہاں سے ٹھوکر کھائی ہے ورنہ تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے علیم ہے ہمیشہ سے خالق اور خلاق ہے، جب مخلوق نہیں تھی تب بھی خالق تھا۔

جیسے کوئی کہتا ہے کہ ایک انسان ہے خاموش ہے آپ خاموش کو گونگا کہیں گے کیا؟! خاموش گونگا ہوتا ہے کیا؟! بھئی بات نہیں کر رہا وہ خاموش ہے لیکن صفت الکلام سے متصف ہے کہ نہیں؟ اگر گونگا نہیں ہے تو متصف ہے لیکن وہ بات نہیں کر رہا۔

تو عقلی دلیل سے بھی بیچارے مار کھا جاتے ہیں عقل کو آگے کر کر کے بیچارے اُدھر سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں تو جیسے کہتے ہیں کہ نہ نقل ہے نہ عقل ہے (سبحان اللہ، واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سوال اور جواب

سوال: بھائی کا سوال ہے کہ لوگ "یاسَاتر" کہتے ہیں کہ جبکہ "سِتِّیر" اللہ تعالیٰ کا نام ہے کیا اس اعتبار سے لوگ سَاتر کہتے ہیں کیونکہ اس میں ستر کی صفت ہے؟

جواب: نہیں! اسماء الحسنیٰ جو ہیں وہ توقیفی ہیں، سَاتر اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے نہیں ہے تو یاسَاتر کہنا غلط ہے،"یا سِتِّیر" جو صحیح ہے وہی کہنا ہے ستّیر جو اللہ تعالیٰ کا نام ہے جو ثابت ہے سَاتر ثابت نہیں ہے، دونوں میں صفت ایک ہے؛ سَاتر فاعل ہے اور ستّیر صیغ المبالغہ جو ہے کہ بہت زیادہ ستر کرنے والا لیکن سَاتر ثابت نہیں ہے ستّیر ثابت ہے۔ دونوں میں صفت ایک ہے تو ہم کیا کہیں گے کہ دونوں میں صفت ایک ہے تو کوئی بھی نام لے لیں؟! نہیں! ایسا نہیں ہے، وہ نام جس کی دلیل ہو۔ دلیل کس کی ہے؟ ستّیر کی ہے۔

تو سَاتر کی دلیل نہیں ہے اور اس میں قصہ بھی ہے بڑا پیارا علامہ البانی رحمہ اللہ کا پہلے بھی نقل کیا تھا کہ مدینہ جارہے تھے غالباً تو راستے میں ایکسیڈنٹ ہوا جب گاڑی الٹی اب دیکھیں کہ گاڑی الٹی ہے اور شیخ صاحب نے بیلٹ باندھی ہوئی ہے بالکل الٹے ہیں لوگ دوڑ کر آتے ہیں ریسکیو کے لیے تو کسی نے کہا "یاسَاتر یاسَاتر"، شیخ صاحب فرماتے ہیں الٹی گاڑی میں ایکسیڈنٹ کی حالت میں:

"ستّیر کہو سَاتر ثابت نہیں ہے" (سبحان اللہ)۔

ستّیر کہو سَاتر جو ہے یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ثابت نہیں ہے یہ ہوتا ہے علم اور یہ ہوتی ہے ثابت قدمی (سبحان الله، رحمه الله رحمة واسعة)؛ واللہ أعلم۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 046: القواعد الحسان - تیسواں قاعدہ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio